رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

شیخ فیض علی صابر مہتمم و مینجر

البدر

محمد افضل ایڈیٹر

نمبر ۸ | قادیان دارالامان ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ | جلد اول

البدر

البدر کے صفحہ ۳۷ کالم ۳ مین یا ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کی ظہر وعصر کی ڈائری مین ایک رویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی درج ہے اور پھر اسیطرح صفحہ ۴۵ کالم ۲ مین ظہر کے وقت کی ڈائری مین ایک رویا درج ہے جس مین تین ۳ بھینسے کا لفظ لکھا ہے اور پھر اسکے آگے ایک دعا ہے یہ ہر دو رویا و دعا اور پھر خصوصیت سے ۳ بھینسے کا لفظ قابل توجہ ہے کیونکہ یہ کسی آنیوالے واقعہ کی خبر دیتے ہین اور پھر اُس دعا مین ....
فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بھی ۳ کلمات ہین جن کا تعلق ان تین بھینسون سے معلوم ہوتا ہے اور اصل لفظ جو اُس وقت رویا بیان کرتے ہوئے حضرۃ اقدس نے زبان مبارک سے نکالا وہ لفظ بھینسے ہی ہے جسے سانڈ بھی کہتے ہین نہ کہ بیل امید ہے کہ ان خوابون کی اصل حقیقت اور پھر نیک انجام جلد تر منکشف ہونیوالا ہے - ہمارے ناظرین چشم براہ رہین

معمول احمدیہ

یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا روزانہ دستور العمل

حضرۃ مسیح موعود صلعم سوای حالت بیماری کے جس مین آپ بہت سخت لاچار ہوان ہر ایک نماز با جماعت ادا کرتے ہین +

حضور علیہ الصلوۃ والسلام خود نماز کی امامت نہین کرتے بلکہ مقتدی ہو کر نماز ادا کرتے ہین +

جب کسی جنازہ کی نماز پڑھنی ہو تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اس وقت خود امام ہوتے ہین +

سوائے مغرب کی نماز کے سنت موکدہ کے باقی کل سنت نوافل ہر ایک نماز کی ماقبل و مابعد آپ گھر مین ادا کرتے ہین مگر آج کل ماہ رمضان مین مغرب کی سنت موکدہ آپ گھر مین ادا کرتے ہین +

آجکل رمضان مین تو نہین مگر آپ کی یہ مستمرہ عادت ہے کہ فجر کی نماز ادا کر کے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد سیر کے لئے تشریف لاتے ہین اور اپنے اصحاب کے ساتھ میل یا دو میل تک پہل قدمی فرماتے ہین اور راستہ مین مختلف قسم کے ذکر اذکار ہوتے رہتے ہین جن مین کبھی جماعت کو نصیحت ہوتی ہے یا کسی سوال کا جواب یا اپنی مشن کا تذکرہ وغیرہ +

عام طور پر آپ کی مجلس کا وقت مغرب کی نماز ادا کرنیکے بعد سے عشا کی ادائیگی تک ہے - مگر اکثر اوقات ظہر اور عصر کے اوقات مین بھی مجلس کرتے ہین اور ان مجالس مین نو وارد مہمان آپ سے بیان اور ملاقات حاصل کرتے ہین - جب کبھی آپ کی طبیعت علیل ہو اور نماز مین شامل نہو سکین تو کہلا بھیجتے ہین کہ نماز پڑھ لو مین نہین آسکتا تا کہ لوگ انتظار مین نہ رہین

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو حضرۃ اقدس اس کے آگے سے نہیں گذرتے -

جس مسجد مین جماعت ہوتی ہے اُس کی دو منزل ہین ایک اونچی ایک نیچی - آپ دولت سرا سے تشریف لاکر جب اول نیچے کے حصہ مین داخل ہوتے ہین تو جو جماعت وہان موجود ہوتی ہے آپ اُس پر سلام علیکم کرتے ہین - پھر جب اونچے حصہ مین آتے ہین تو وہان کی جماعت پر سلام کرتے ہین اور اسی طرح جاتے ہوئے ہر ایک جماعت پر سلام کرتے ہین +

دیکھا گیا ہے کہ اکثر ابتدا سلام علیکم کی آپ کی طرف سے ہوتی ہے اور جتنی دفعہ آپ آوین جاوین برابر سلام علیکم کرتے ہین - تکبیر تحریمہ کیوقت آپ کانون تک ہاتھ اُٹھاتے ہین اور دست مبارک سینہ یا صدر پر باندھتے ہین اور آج تک ایک وقت بھی آپ سے آمین بالجہر نہین سنی گئی نماز کے کسی رکن مین بھی آپ امام سے پیشدستی نہین کرتے حالت قیام مین آپکے پای مبارک ایڑیون کی طرف سے کچھ ملے ہوئے اور پنجہ کی طرف سے کچھ کشادہ ہوتے ہین +

طاعون کا حکمی اور یقینی علاج

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بیعت کر کے اُن کی اُس تعلیم پر کاربند ہونا جو کہ آپنے کتاب تقویۃ الایمان و کشتی نوح مین اللہ تعالیٰ کے الفاظ سے اسی لئے درج کی ہے کہ جو اس پر عمل کرے وہ طاعون سے ضرور محفوظ رہے

(۲) حفظ ماتقدم کے خیال سے جدوار کافور گولیان سرکہ مین بنا کر استعمال کرتے رہین (۳) اگر کسی کو طاعون ہوئی ہو تو توبہ و استغفار کرنا اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان لانا - کثرت سے جونکین لگانا اور زیادہ مقدار مین مگنشیا کا جلاب لینا اس کے بعد مصفیات خون کا استعمال کرنا (۴) کھلی ہوا مین رہنا گھر کے کپڑون وغیرہ اور نالیون کو صاف رکھنا (۵) طاعون زدہ مقام مین نہ جانا +

۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز چہار شنبہ

فجر کی نماز حضرت اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر کی نمازیں بھی اپنے اپنے وقت پر مسجد میں ادا کیں۔

مغرب اور عشا کے مابین مجلس ہوئی اوسمین کوئی تقریر یا ذکر قابل اشاعت نہیں ہوا امیر نام نواب صاحب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ دعا رب کل شئی خادمک والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس مین بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑہکر دوسرونکو بھی ساتھ ملا لیا جاوے تو حرج تو نہیں۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے اور مغرب اور عشا کی نمازیں باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئین +

مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز پنجشنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر کے وقت تشریف لائے تو بکثرۃ مضمون نویسی اور کاپی وغیرہ دیکھنے کے متعلق جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے اس کو مدنظر رکہکر ایک خادم نے اوس تکلیف مین حضور کیساتہہ اظہار ہمدردی کیا جسپر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ **بدن تو تکلیف کیواسطے ہے اور کس لئے ہے۔**

بعد ازین فرمایا کہ الہدی کے متعلق مضمون لکھہ رہا ہون ہمیں فارسی ترجمہ بھی کر دیا ہے تا کہ اُس کی اشاعت انشاء اللہ بخارا سمرقند وغیرہ ممالک مین بھی ہو جاوے۔ پہر حضور کہنے لگے کہ مین وہ مضمون لاکر بطور نمونہ سناتا ہون چنانچہ آپ اندر گہر مین تشریف لے گئے اور مضمون لاکر اس کا عربی مسودہ اور فارسی ترجمہ سناتے رہے فرمایا کہ اس مضمون کو مین نے تین طرح پر تقسیم کیا ہے (اول) اجمال رکہا ہے (دوم) تفصیل کی ہے کہ کیون اس امر کی ضرورت پڑی کہ ٹیکہ سے ہم پرہیز کرین اور وجہ بتلائی ہے کہ ہمارا دعویٰ یہ ہے اور لوگ گالیان دیتے اور سب وشتم کرتے ہین (سوم) آیا خدا نے اب تک کیا تفریق کرکے دکہائی ہے اور مخالفون کی مخالفت کے کیا نتائج ہوئے۔

عصر کی نماز باجماعت حضرۃ اقدس نے ادا کی۔

مغرب و عشا مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور پہر کہانا تناول فرمانے کے بعد جب آپ تشریف لائے تو عشا کے قبل تدری مجلس کی اور اخبارات انگریزی سنتے رہے ایک مقام پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ جو نشان دکہلاتا ہے اشتہاری دکہلاتا ہے **کسوف وخسوف** بھی اشتہاری تہا اور وہ آسمانی تہا اب یہ **طاعون** بھی اشتہاری ہے اور یہ زمینی ہے اگر آج سے ایک ہزار برس پیشتر تک کی تواریخ پنجاب کی دیکھتے جاؤ تو ویسی طاعون اب ہے اس کی نظیر نہ ملے گی۔ ابھی تو اس کے پاؤن جم رہے ہین اگر یہ سرسری ہوتی تو اس کا دورہ ختم ہو جاتا

موت اور خوف بھی خدا کے رعب کا نظارہ ہے۔ اور اصلاح کا وقت ہے ہر ایک قسم کی قبیح رسم خود بخود دور ہو جاوے گی ابھی تو کارروائی شروع ہے کسیکا قول ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکہنا ہوتا ہے کیا

پہر بعد ازان دیگر احباب کے ذکر اذکار حضور سنتے رہے اتنے مین اذان ہو کر نماز عشا ہوئی اور آپ باجماعت ادا کرکے تشریف لے گئے۔

۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

جمعہ مسجد اقصیٰ مین ادا کیا بعد ادائے جمعہ نماز جنازہ ایک احمدی بہائی مرحوم کی حضرۃ اقدس نے پڑہائی۔

عصر اس وقت تشریف لاکر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے اس کے ساتہہ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تہا وہ یاد نہیں رہا

یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ

مغرب و عشا ہر دو نمازین اپنے اپنے وقت پر حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کین اور کوئی ذکر قابل اشاعت نہیں ہوا

۱۳ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ

فجر کی نماز حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کی۔

ظہر و عصر ظہر کی نماز باجماعت ادا ہوئی عصر کے وقت نماز سے پیشتر ایک ہندو صاحب سوداگر پارچہ امرتسر نے آکر حضرۃ اقدس سے نیازمندانہ طور پر نیاز حاصل کی اور استفسار پر اُس نے جواب دیا کہ ہم امرتسر مین ایک بڑے سوداگر ہین اس طرف تمام علاقہ مین ہماری دکان سے کپڑا آتا ہے مین اپنی آسامیون سے روپیہ وصول کرنے آیا تہا میرے بہائی نے کہا تہا کہ حضور کی قدم بوسی کرتا آؤن۔ پہر عصر کی نماز ہوئی اور ہندو صاحب الگ ایک گوشے مین بیٹھے رہے بعد نماز وہ پہر نیاز حاصل کرکے اور دست بوسی کرکے رخصت ہوئے۔

مغرب و عشا۔ نماز مغرب ادا کرکے حضرۃ اقدس تشریف لے گئے اور کہانا تناول فرماکر پہر کچھ عرصہ بعد تشریف لائے امرتسر مین مولوی **رسل بابا** کی موت بذریعہ طاعون سے ہوئی ہے اور جو کہ اس سلسلہ کی تائید مین ایک بڑا نشان ہے اور الہام

تخرج الصدور الی القبور

کو پورا کرتی ہے اس کی پردہ پوشی کرنے کیواسطے امرتسر کے مخالف مولویون نے ایک اشتہار شائع کیا وہ حضرۃ اقدس کو پڑہکر سنایا گیا اشتہار کا عنوان یہ تہا **موت العالم**

موت العالم یعنی ایک عالم کی موت۔ ایک عالم (جہان) کی موت ہوئی کہ ہے اور اس اشتہار مین **رسل بابا** کے نام کے ساتہہ ایک لمبی دم بہت سے خطابون کی لگاکر عوام الناس کو دکہلانا چاہا تہا کہ **رسل بابا** واقعی ایک بڑا آدمی تہا اور اس نے شہادت کی موت پائی ہے اس اشتہار کے سننے پر موجودہ اصحاب نے اپنی اپنی رائے ظاہر کی جو کہ قابل درج اخبار ہے +

لطیف استدلال مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا تہا انہون نے کہا کہ ان لوگون نے خود تسلیم کر لیا ہے کہ ایک عالم کی موت گویا ایک عالم کی موت ہے یعنی اُن کا جس قدر عالم تہا یا دوسرے لفظون مین یون کہو کہ ان مخالف مولویون کی جس قدر دنیا تہی اُن پر موت آگئی یا یہ کہ مولوی رسل بابا کے مرنے سے وہ تمام اس کے ساتہہ ہی مر گئے یا یہ کہ مولوی رسل بابا خود کیا مرا۔ ان سب کو بھی ساتہہ ہی لے مرا۔ اسکا **طاعون** سے مرنا حضرۃ مسیح موعود کی صداقت کا نشان تہا جو کہ پورا ہو گیا۔ اور مخالفون کی ناک کٹ گئی کیونکہ جس حال مین رسل بابا کی موت کو وہ ایک عالم کی موت قرار دیتے ہین تو دوسرے الفاظ مین وہ تسلیم کرتے ہین کہ اب ہم قابل خطاب رہے ہی نہین ہم مُردون سے خطاب کرکے اب کیا حاصل +

اور پہر جس مقام پر اُس کی **طاعون** کی موت کو شہادت کی موت قرار دیا ہے وہان چند ایک احباب نے یہ کہا کہ اگر یہ شہادت کی موت ہے تو ان تمام مخالف مولویون کو بھی آرزو کرنی چاہیئے۔ اور اُن کو دعائیں کرنی چاہئین کہ ان کو طاعون ہو اور وہ اُسی سے مرین + (آمین خس کم جہان پاک ایڈیٹر)

پرانا خواب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خواب اپنا عرض کیا جسمین انہون نے بجلی دیکھی تہی اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ شاید کوئی ۲۰ برس کا عرصہ گذرا ہو گا کہ مینے بھی ایک خواب دیکہا کہ اب جس مقام پر مدرسہ کی عمارۃ ہے وہان بڑی کثرت سے بجلی چمک رہی ہے (چمکنے کی ...)

پرانی ڈائری کے نوٹ

البدر کے صفحہ ۳۶ اور ۳۷ پر ۱۸۹۵ء کی ڈائری مین سے جو نوٹ ہم نے دیئے ہین وہ ہر ایک احمدی ممبر کو تکرار سے پڑہنے چاہئین کیونکہ اس مین وہ طریق درج ہے جس سے ایک طالب حق ایک راستباز سے مستفید ہو سکتا ہے اور ہر ایک ممبر کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنی حال اور قال پر نظر ڈالکر اپنی گذشتہ زندگی کا ایک ریویو کیا کرے کہ اس امام پاک کی بیعت کے بعد اُس نے آج تک کیا تبدیلی اپنے اندر کی ہے جو پیوند اُس نے باندہا ہے کیا اُس کی روح اُس سے مستفید ہوئی ہے کہ نہین اگر اس پیوند کا کوئی حصہ اُسے ناقص نظر آوے تو چاہیئے کہ اُسے پہر جوڑے

اوراس نور اور ہدایت کے شجر طیبہ سے پورے طور پر مستفید ہو۔ یون نام کو تو اس وقت کئی کروڑ انسان موجود ہین جو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کا کلمہ پڑہتے ہین اور آپ کی امت مین سے اپنے آپ کو کہتے ہین مگر وہ لوگ اپنے افعال اپنے حرکات اور اپنے سکنات سے آنحضرت کے لئے جائے ننگ و عار ہین اگر خدانخواستہ ہمارے بھی صرف دعوے ہی دعوے ہون مگر ہر ایک دعوے کا رنگ اور جھلک ہمارے اعمال کے اندر نہ پایا جاوے تو ایسی صورتین ہم مین اور اُن مین کیا تمیز ہوئی خدا تعالیٰ اس قسم کے نفاق سے ہمین اور ہر ایک اہل ایمان کو نجات دیوے۔ آمین۔ البدر کے کالمون مین آج تک کئی مضمون حضرۃ اقدس کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے چھپ چکے ہین جس مین خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جتلا دیا ہے اور کہدیا ہے کہ رسمی بیعت انسان کو کوئی فائدہ نہین دیتی۔ اور نرے دعوے سے کچھ نہین بنتا۔ جہان تک ہو سکے اپنے اندر تبدیلیان کرو اور ایک نئے انسان بنو۔ جو اپنے آپ کو ایک نیا انسان بناتا ہے تو خدا بھی اس کے لئے ایک نیا خدا بنجاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کامون مین گذر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا۔

تہجد مین خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو درمیانی نمازون مین بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے رازق اللہ تعالےٰ ہے نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تہا کہ ضعیف لوگ ہونگے اس لئے یہ گنجائش رکھدی مگر یہ گنجائش تین نمازون کے جمع کرنے مین نہین ہو سکتی ◆

جبکہ ملازمت مین اور دوسرے کئی امور مین لوگ سزا پاتے ہین (اور مورد عتاب حکام ہوتے ہین) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاوین تو کیا خوب ہے ◆

جو لوگ راستبازی کے لئے تکلیف اور نقصان اٹھاتے ہین وہ لوگون کی نظرون مین بھی مرعوب ہوتے ہین اور یہ کام نبیون اور صدیقون کا ہے ◆

جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے دنیاوی نقصان کرتا ہے اللہ تعالےٰ کبھی اپنے ذمہ نہین رکہتا پورا اجر دیتا ہے۔

(انسان کو لازم ہے) منافقانہ طرز نہ رکھے مثلاً اگر ایک ہندو (خواہ حاکم یا عہدہ دار ہو) کہے کہ رام اور رحیم ایک ہے تو ایسے موقعہ پر ہان مین ہان نہ ملاوے اللہ تعالےٰ تہذیب سے منع نہین کرتا مہذبانہ جواب دیوے حکمت کے یہ معنے نہین ہین کہ ایسی گفتگو کی جاوے جس سے خواہ نخواہ جوش پیدا ہو اور بیہودہ جنگ ہو کبھی حقائق حق نہ کہے ہان **مین ہان ملانے سے انسان کافر ہوجاتا ہے** ع یار غالب شو کہ تا غالب شوی۔ اللہ تعالیٰ کا لحاظ اور پاس رکہنا چاہئے۔ ہمارے دین مین کوئی بات تہذیب کے خلاف نہین۔

اسلام اسلام ہمیشہ مظلوم چلا آیا ہے۔ جیسے کبھی دو بہائی ہون تو بسا اوقات بڑا بہائی بسبب اپنی عظمت اور پہلے پیدا ہونے کے اپنے چھوٹے بہائی پر خواہ نخواہ ظلم کرتا ہے اس لئے کہ وہ پیدائش مین اول ہونے سے اپنا حق زیادہ خیال کرتا ہے حالانکہ حق دونون کا برابر ہے۔ اسیطرح کا ظلم اسلام پر ہو رہا ہے۔ اسلام سب مذاہب کے بعد آیا۔ اسلام نے سب مذاہب کی غلطی ان کو بتلائی تو جیسے قاعدہ ہے کہ جاہل خیر خواہ کا دشمن ہو جاتا ہے اسیطرح وہ سب مذاہب اس سے ناراض ہوئے کیونکہ اُن کے دلو مین اپنی اپنی عظمت بیٹھی ہوئی تہی۔ انسان کثرت قوم۔ قدامت۔ اور کثرت مال کے باعث متکبر ہو جایا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غریب قلیل اور نئے گروہ والے تہے اس لئے (ابتدا مین) انہون نے زمانا حق ہمیشہ مظلوم ہوتا ہے۔ اسلام ایسا مطہر مذہب ہے کہ کسی مذہب کے بانی کو برا نہین کہنے دیتا۔ مگر دوسرے مذاہب والے جہٹ گالی دینے کو طیار ہو جاتے ہین دیکہو یہ عیسائی قوم آنحضرت صلعم کو کس قدر گالی دیتی ہے اگر آنحضرۃ اس وقت زندہ ہوتے تو آپکی دنیاوی عظمت کے خیال سے بھی یہ لوگ کوئی کلمہ زبان پر نہ لا سکتے بلکہ ہزار بار درجہ تعظیم سے پیش آتے امیر کابل اور سلطان روم ایک ادنیٰ امتی آنحضرت صلعم کے ہین اُنکو گالی نہین دیسکتے۔ بے ادبی سے پیش نہین آسکتے مگر جب آنحضرت کا نام لیا جاوے تو ہزارون گالیان سناتے ہین۔ اسلام دوسری اقوام پر محسن ہے کہ ہر ایک نبی اور کتاب کو بری کیا اور خود اسلام مظلوم ہے۔ اسلام کا مضمون **لا الہ الا اللہ** کسی دوسرے مذہب مین نہین ہے۔

ایشیائی دماغ اور تثلیث

حکیم نور الدین صاحب نے اپنے مطب مین ایک دفعہ ذکر سنایا کہ ایک دفعہ آپ علیگڈہ مین تہے اور ایک وہان کے کالجیر سے آپ کا تعارف تہا۔ حکیم صاحب نے اُن سے کہا کہ آپ کے کالج مین بڑے بڑے مشہور عیسائی فلاسفر ہین کیا آپ اُن سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کرکے ہمین بتلا سکتے ہین کالجیر صاحب نے اقرار کیا اور دوسرے دن پھر اُنہون نے حکیم صاحب سے آکر کہا کہ مین نے فلاسفر صاحب سے تثلیث کی فلاسفی دریافت کی تہی مگر اُنہون نے جوابدیا کہ ایشیائی دماغ اس قابل ہرگز نہین ہین اور نہ اُن مین یہ مادہ ہے کہ وہ اس کی فلاسفی کو سمجھ سکین۔ آجکل کے گریجوایٹ اور کالجیر جو مغربی تعلیم اور تہذیب کے دلدادہ ہین اہل یورپ کے فلاسفرون اور ہیئت دانون کا کچھ اثر ایسا رعب پڑا ہوا ہے۔ کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کا یہ شعر بالکل صادق آتا ہے۔ ؎

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اسیطرح اہل یورپ کی زبان سے جو مسئلہ نکلے یا جو فلسفہ وہ بیان کرین اُس کی تردید پر اپنے دماغون کو زور دینا یہ لوگ حرام مطلق خیال کرتے ہین۔ اور میان مٹھو کی طرح جو وہ پڑہائین اُس کی رٹ رکہنا اُن کا فرض منصبی ہوگیا ہے اور اس نقش قدم چلنے نے ان لوگون کے دلون پر سے حقیقی روحانی کی آب و تاب کو بالکل زائل کر دیا ہے اور اب ہمارے نزدیک ان کی مثال ایک فونوگراف کی ہے کہ جو کچھ اُس مین بند کیا جاوے وہ وہی بولتا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہین کہہ سکتا اسی طرح ان کالجیر صاحب نے آکر فلاسفر صاحب کے الفاظ حکیم صاحب کے روبرو نقل کر دئے کہ انہون نے تثلیث کی فلاسفی پر یہ جواب دیا ہے۔ حکیم صاحب نعوذ باللہ اس لچر جواب کو کب وقعت دے سکتے تہے اور وہ اس غلط بات کے کہ روشنی مغرب سے آئی ہے کب قائل ہو سکتے تہے جسکو خود قانون قدرت (یعنی نیچر) ہی دہکے دیدیکر حقیقی فلسفہ کے میدان سے باہر نکال رہا ہے تجربہ روزانہ شہادت دے رہا ہے کہ روشنی کا مطلع اور منبع مشرق ہی ہے چنانچہ حکیم صاحب نے پہر یہ سوال کیا کہ اب اُن سے یہ پوچھا جاوے کہ اگر ایشیائی دماغ تثلیث کی فلاسفی کے سمجھنے کے قابل نہین ہین تو پہر خود حضرۃ مسیح اور آپ کے برگزیدہ حواریون نے کب اس کی فلاسفی کو سمجھا ہوگا اور کب اُن کو ایمان حاصل ہوا ہوگا کالجیر صاحب نے جب یہ سوال فلاسفر صاحب کے روبرو پیش کیا تو پہر اُن سے کوئی جواب بن نہ آیا اور صرف ہنسکر ٹالدیا۔ خیر یہ قصہ تو درکنار گذشتہ ایام مین ایک امریکہ سے آئے ہوئے پادری صاحب نے عیسائیت کے تجارب پر کئی لکچر لاہور مین دئے ہین اور سنا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی کالجیرون اور گریجوایٹون نے اُن کے لکچرون کی داد دی ہے بلکہ ٹہکرا ٹہکرا اُن کے شکریئے ادا کئے ہین انمین سے بہت سے ایسے بھی تہے جو کہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہین۔ ہمین تعجب ہے کہ انہون نے کس امر پر شکریہ ادا کئے اور کس بات کی داد دی۔ کیا اب اُن کو یہ بات سمجھ مین آگئی ہے کہ خدا باوجود ایک ہونے کے پہر ۳ ہین اور زید کے سر مین درد ہو تو بکر اپنے سر پہ پتھر مارے سے زید کے سر کا درد جاتا رہیگا یا اب عیسویت کی یہ تعلیم کہ اگر تیرے گال پر کوئی ایک طمانچہ مارے تو تو دوسری آگے کر دے اُن کو انسانی فطرۃ کے مطابق ثابت ہوگئی ہے اور اب اُن کے دل اس پر عمل کرنیکیلئے بالکل کاربند ہوگئے ہین اور اب وہ اپنی تحریرون تقریرون خانگی اور قومی اور سوشل موقعون پر اس کی نظیر خود بن جاوینگے یا اُنکی سمجھ مین یہ آگیا ہے کہ خدا باوجود ایک غیر محدود ہونے کے ایک عورت کے پیٹ مین

داخل ہوا اور ایک خون کی بوٹی بنا پھر بڑی پھر لوتھڑا پھر بچہ اور خون حیض سے پرورش پاتا رہا اور طفولیت میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتا رہا اور پھر اُس کی قدرت وغیرہ سلب ہو گئی اور چند ایک اُس کے اپنے بنائے ہوئے سپاہیوں نے اسے پکڑ کر سولی پر چڑھا دیا اور اس کی کچھ پیش نہ گئی یا انہوں نے اپنے تحصیل کردہ علوم سائنس فلسفہ طبعیات وغیرہ کے برخلاف اب اس امر کو سمجھ لیا ہے کہ مسیح اس جسم کے ساتھ آسمان پر جا بیٹھا ہے اور اتنے ہزار برسوں سے وہیں ہے اور ابھی تک اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ نیچے قدم اتار سکے باوجود اسکے کہ ایک شخص میرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کی گدی پر آکر جم گئے ہیں مگر اس کو اس کی غیرت نہیں اگر ان سب باتوں میں سے کچھ بھی نہیں ہوا تو کیا وہ ہمیں کھولکر بتلا سکتے ہیں کہ انہوں نے کس امر کی داد دی ہے اور کس بات کا شکریہ ادا کیا ہے وہ کونسے باریک در باریک علوم اور اسرار اون پر پادری صاحب کے ذریعہ عیسوی مذہب کے کھل گئے ہیں جس سے پادری صاحب کا لکچر شکریہ اور داد کا مستحق ہو گیا ہے۔ اگر وہ کھول کر بیان کر دیں تو پھر ہم دیکھینگے کہ یہ قدردانی کہاں تک قابل وقعت اور قابلِ قدر ہے ◆

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں ۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء سے طلباء کا امتحان شروع ہو گیا ہے

اہل یورپ کی عیسویت

کا نمونہ

ہمارے مکرم دوست مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ماسٹر سلسلہ احمدیہ کے ایک چھپے ہوئے رتن ہیں آپ فارن ممالک کے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہیں مفتی صاحب کا دستور ہے کہ مذہبی رنگ میں کسی شخص کا نام کسی خبار میں دیکھ لیں یا کسی فہرست میں کوئی کتاب نظر آجاوے جسکا تعلق مذہب سے ہو تو جھٹ اوس شخص کے نام خط لکھکر اس کے حالات دریافت کرتے ہیں اور اگر مناسب ہو تو احمدیہ مشن سے اُسے انٹروڈیوس کرانیکی کوشش کرتے ہیں اور وہ کتاب منگواتے ہیں اور اس کا خلاصہ نکال کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سناتے ہیں مفتی صاحب موصوف کے کارنامے تو ایسے ہیں کہ ان کا مفصل ذکر کیا جاوے اور جیسے انہوں نے ایک ایک لحظہ اور ایک ایک سیکنڈ دینی خدمات کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور اپنا اوڑھنا اور بچھونا دین کی خدمت کو بنایا ہوا ہے ویسی توفیق خدا تعالےٰ ہمیں اور ہمارے احباب کو عطا کرے مگر ہم اُسے کسی اور وقت پر چھوڑتے ہیں اور سر دست یہ دکھلانا چاہتے ہیں

کہ ولایتی اخبار فری تھنکر میں ایک دفعہ ایک شخص کا ذکر مفتی صاحب نے پڑھا جسے اخبار مذکور نے اپنے وقت کا نیم مسیح قرار دیکر پبلک کے سامنے پیش کیا تھا اور یہ نام اخبار نے اسی اس لئے دیا تھا کہ بلا استعمال کسی دوا وغیرہ کے وہ لوگوں کا علاج کرتا ہے چونکہ اس شخص کا کچھ پتہ اخبار میں درج تھا اس کے دعاوی وغیرہ دریافت کرنے کے واسطے مفتی صاحب نے اُسے خط لکھا۔ اس خط کے جواب میں جو خط اوس شخص نے لکھا اُسے ہم درج اخبار ہذا کر کے دکھلانا چاہتے ہیں کہ اہل یورپ کی عیسویت کا کیا حال ہے اور کیا یورپ میں وہی تعداد عیسائی مردم شماری کی ہے جو کہ جغرافیہ وغیرہ میں دکھلائی جاتی ہے اور اگر اس قسم اور مشرب کے لوگ بھی یورپ میں موجود ہیں تو ان کو منہا کر کے عیسائی آبادی کس قدر باقی رہتی ہے۔ وہ خط جو ولایت سے آیا اس کا ترجمہ ہم مفتی صاحب کے الفاظ میں درج اخبار کرتے ہیں اور وہ خط یہ ہے ◆

”از مقام فارن ورتھ انگلینڈ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۲ء“

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب

جنابمن

آپ کا خط مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء مجھے ملا۔ میرے طریق کے متعلق جو لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ میں انکے جواب بہت ہی کم دیا کرتا ہوں لیکن آپکا خط معزز اور معقول معلوم ہوتا ہے اس واسطے میں اس کا جواب لکھتا ہوں اخبار والوں کا مجھے نیم مسیح کہنا ایک لغو امر ہے۔ میں سمریزم یا ہپنوٹزم کا عمل نہیں کرتا اور نہ میرا یہ دعوے ہے کہ صرف عیسائیت ہی سچا مذہب ہے۔ بلکہ یہ مانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو قبول کرتا ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور نیک زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ مذہب عیسوی جو عام طور پر پھیلا ہوا ہے اور جس کے وعظ کرنے کے پادری ہندوستان میں کرتے پھرتے ہیں سراسر غلط ہے یہ عیسوی مذہب غلطیوں کا ایک پہاڑ ہے جو تثلیث کی غلطی کے اوپر بنایا گیا ہے میرے خیال میں انگلستان کے پادریوں کا سلسلہ صرف ایک ملکی مصلحت کا محکمہ ہے۔ ہندوستان کے فہیم اور ذہین باشندوں کو چاہئے کہ عیسائیوں کے ان جھوٹے اعتقادات سے بچیں میں اس مذہب کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتا میرا عقیدہ ہے کہ عیسویت کے باہر بہت سے لوگ ہیں جن کو یہ طاقت عطا ہو سکتی ہے جو مجھ دی گئی ہے میں نے ڈاکٹر ڈوئی کا حال سنا ہے وہ بھی میری طرح سکاٹلینڈ کا رہنے والا ہے اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں الیاس کا اوتار ہوں مگر مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ بیماروں کو اچھا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتا میں نے شفا کے طریق پر کوئی کتاب تحریر نہیں کی لیکن پادریوں کے مذہب کے مخالف میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کی قیمت ۲ شلنگ ۶ پنس ہے اگر آپ چاہیں تو میرا خط اخبار میں چھپوا سکتے ہیں۔ آپ کی سلامتی کا خواہاں ہوں ◆

میں ہوں آپکا مخلص

ہیکٹر فرگیوسن

”اللہ اکبر“

(راستی کا خدا حامی ہوتا ہے)

یہ ایک کلمہ ہے جو مسلمان لوگ اپنی پنجوقتہ نمازوں (فرائض اور سنت موکدہ) میں ہر ۲۴ گھنٹہ کے اندر ۱۹۲ مرتبہ تکرار کرتے ہیں اور اس طرح سے ہر روز وہ ۱۹۲ مرتبہ اپنی زبان سے شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جس سے بڑھکر حکم عظمت اور جاہ و جلال میں کوئی نہیں ہے جو لوگ صرف نام کے مسلمان ہیں اور عملی رنگ میں کوئی شہادت اس کلمہ کی تصدیق کی نہیں دیتے وہ کم سے کم مؤذنوں کی زبان سے اسے ہر روز پانچ وقتوں میں ۳۰ مرتبہ سنتے ہیں۔ اس حساب میں ہمیں یہ بھی ایک لطیفہ نظر آیا ہے کہ اذان میں اس کلمہ طیبہ کی تکرار ۶ دفعہ ہوتی ہے اور نماز کی ہر رکعت میں بھی یہ ۶ ہی دفعہ بولا جاتا ہے اس کلمہ کو اس حقیقی معنوں میں ایک بندہ خدا نے جسطرح نبھایا ہے اُسے حکیم الامت حکیم نور الدین صاحب نے ایکدفعہ درس قرآن میں اسطرح سے سنایا کہ ایک دفعہ ایک سشن کورٹ میں ایک قتل کا مقدمہ پیش تھا۔ ملزم کے بیان ہو رہے تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت آگیا۔ سررشتہ دار جو بیان وغیرہ قلمبند کرتا تھا مسلمان تھا۔ اس نے جج صاحب سے نہ اجازت مانگی نہ اطلاع دی اور یکلخت قلم دوات اور کاغذ رکھکر نماز کے لئے قبلہ رخ اپنی اوسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں لکھ رہا تھا۔ جج صاحب نے جو اس سے کچھ پوچھنا چاہا تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے بحالت مجبوری اس نے ملزم سے بیان لینے چھوڑ دئے اور چپ بیٹھا رہا اور مذہبی مداخلت کے خیال سے نماز میں سررشتہ دار صاحب کو بالکل مخاطب کیا جب وہ نماز ادا کر چکا تو جج صاحب نے اُسے کہا۔

جج صاحب یہ کیا کیا۔ **سررشتہ دار** حضور نماز پڑھی ہے **جج صاحب** پھر کام کیسے ہوگا۔ **سررشتہ دار**۔ اگر چھوٹے حاکم کے ہوتے بڑا حاکم آجاوے تو اس کی طاعت مقدم ہے اسپر جج صاحب کو غصہ آیا تو سررشتہ دار نے فوراً ادب سے کہا کہ حضور انصاف کی کرسی پر ہیں خود ہی خیال فرما دیں کہ اگر ایک حاکم کے ہوتے اس سے اعلیٰ حاکم آکر حکم دے تو کس کی تعمیل کی جاوے۔ اس پر جج صاحب قلم منہ میں لیکر سوچنے لگے اور آخر سوچکر یہ حکم دیا کہ ان لوگوں کو نماز کے وقت ہرگز کبھی نہ روکا جاوے جیسی سچی یہ لوگ طاعت کرتے ہیں اور کوئی کر ہی نہیں سکتا ◆

(اعجاز احمدی)

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر

اور پھر آپ لوگ اور مولوی ثناء اللہ جو اس آیت سے انکار کر کے دوسرے آسمان پر اس کو پہنچاتے ہیں اس بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتے کہ زندہ مردوں کی روحوں میں کیونکر جا بیٹھا وہ لوگ تو اس دنیا سے باہر ہو گئے اور دوسرے جہان میں پہنچ گئے کیا وہ بھی دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہے

اور خدا پر بھی جھوٹ ہے کہ گویا خدا نے یہودیوں کا مطلب نہیں سمجھا اور سوال دیگر اور جواب دیگر کی مثل اپنے پر صادق کی یہود تو کہتے تھے کہ مسیح کی روح کا خدا کی طرف رفع نہیں ہوا اور خدا ان کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اس کو زندہ معہ جسم دوسرے آسمان پر لو بٹھا لیا اور پھر کسی وقت ماروں گا بھلا یہ کیا جواب ہوا سوال تو یہ تھا کہ مرنے کے بعد عیسیٰ کا رفع نہیں ہوا اور نعوذ باللہ وہ ملعون ہے اس سوال کا جواب تو یہ تھا کہ ابھی تو عیسیٰ نہیں مرا جب مریگا تو میں اپنی طرف اس کی روح اٹھا لونگا - یہ الٹا جواب دیا گیا یہ تو امر متنازعہ فیہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا - اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آپ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ یہ کہا کہ میں عیسیٰ کو مردوں کی روحوں میں دیکھ آیا ہوں جو اس جہان سے باہر ہو گئے ہیں ایک جسم دار شخص روحوں میں کیونکر بیٹھ گیا اور بغیر قبض روح دوسرے جہان میں کیونکر پہنچ گیا یہ عجیب ایمان ہے کہ خدا نے تو اپنے قول سے گواہی دی کہ عیسیٰ مر گیا وہ گواہی قبول نہیں کی اور پھر رسول نے اپنے فعل سے یعنی رویت سے گواہی دی کہ میں مردہ روحوں میں اس کو دیکھ آیا ہوں وہ گواہی بھی رد کی جاتی ہے اور اسلام کا دعوی اور اہلحدیث ہونے کی شیخی - عیسیٰ سے تو معراج کی راتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں بھی نہ ہوئیں موسیٰ سے باتیں ہوئیں اور قرآن شریف میں ہے کہ موسیٰ کی ملاقات میں شک نکر پس یہ کیسا جھوٹ ہے جو خدا اور رسول دونوں پر باندھا گیا ہے ۔

پھر کہتے ہیں کہ عیسیٰ کی نسبت ہے اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ جن لوگوں کی یہ قرآن دانی ہے ان سے ڈرنا چاہیے کہ نیم ملا خطرہ ایمان ۔ اے بیوقوفو! آنحضرت صلعم علم للساعۃ نہیں ہیں جو فرماتے ہیں کہ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یہ کیسی بد بودار نادانی ہے جو اس جگہ لفظ ساعۃ سے قیامت سمجھتے ہیں اب مجھ سے سمجھو کہ ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ مَثَلًا لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ یعنی عیسیٰ کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور ان کے لئے وہ ساعت ہو گئی قرآنی محاورہ کے رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں سو خبر دیگئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرۃ عیسیٰ کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی پس وہ نشان ظہور میں آگیا اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہو گئی اور نیز اسی زمانہ میں طاعون بھی انپر سخت پڑی اور درحقیقت انکے لئے وہ واقعہ قیامت تھا جس کے وقت لاکھوں یہودی نیست و نابود ہو گئے اور ہزارہا طاعون سے مر گئے اور باقیماندہ بہت ذلت کے ساتھ منتفرق ہو گئے گرائے قیامت تو تمام لوگوں کے واسطے قیامت ہوگی - مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی اس پر ایک اور قرینہ قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا یعنی اے یہودیو عیسیٰ کے ساتھ تمہیں پتہ لگجائیگا کہ قیامت کیا چیز ہے اس کی مثل نہیں دیجائیگی یعنی مَثَلًا لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وہ قیامت تمہارے پر آئیگی اس میں شک نہ کرو - اور ظاہر ہے کہ قیامت حقیقی جو اب تک نہیں آئی اس کی نسبت غیر موزون تھا کہ خدا کہتا کہ اس قیامت میں شک نکرو اور تم اس کو دیکھو گے - اس زمانہ کے یہود تو سب مر گئے اور آنیوالی قیامت انہوں نے نہیں دیکھی کیا خدا نے جھوٹ بولا - ہاں طیطوس رومی والی قیامت دیکھی سو قیامت سے مراد وہی قیامت ہے جو حضرت مسیح کے زمانہ میں طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں کو دیکھنی پڑی اور پھر طاعون کے ذریعہ سے اس کو دیکھ لیا یہ خدا کی کتابوں میں پہلا وعدہ عذاب کا چلا آتا تھا جیسا بائیبل میں جا بجا ذکر پایا جاتا ہے قرآن شریف میں اس کے لئے خاص آیت نازل ہوئی یہی وعدہ قرآن شریف اور پہلی کتابوں میں موجود ہے اور اسی سے یہودیوں کو تنبیہ ہوئی ورنہ دور کی قیامت سے کون ڈرتا ہے کیا اس وقت کے مولوی اس قیامت سے ڈرتے ہیں ہرگز نہیں - اور جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا ہے یہ لفظ ساعت کا کچھ قیامت سے خاص نہیں اور نہ قرآن نے اس کو قیامت سے خاص رکھا ہے افسوس کہ نیم ملا جنکی عاقبت خراب ہے اپنی جہالت سے ایسے ایسے معنی کر لیتے ہیں جن سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے آخری قیامت سے یہودیوں کو کیا خوف تھا مگر قریب کے عذاب کی پیشگوئی ان کے دلوں پر اثر ڈالتی تھی -

افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں کی نظر محدود ہے انکو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی ساعت کا وعدہ تھا جو طیطوس رومی کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر انپر لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے واقعہ کو ساعۃ کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور بکثرت پایا جاتا ہے پس نامعلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلت اٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے - قرآن کے منشا کو یہ لوگ ہرگز نہیں سمجھتے - آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو مع جسم چڑھا دیا مگر جو الزام یہودیوں کا تھا اس کا کچھ جواب نہ دیا خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہم نے اس کو اٹھا لیا یہ کس بات کا رد ہے کیا صرف قتل کا -

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سے مار دیا ان کا اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ ملعون ہے اور اس کی روح موسیٰؑ اور آدمؑ کی طرح خدا کی طرف نہیں اٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہیے تھا کہ نہیں درحقیقت اس کی روح کا رفع ہوا جسم کا آسمان پر اٹھانا یا نہ اٹھانا متنازعہ فیہ امر نہ تھا پس نعوذ باللہ خدا کی یہ خوب سمجھ ہے کہ انکار تو روح کے رفع سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے - مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے عیسیٰ کو زندہ بجسم عنصری دوسرے آسمان پر بٹھا دیا خوب جواب ہے اور ابھی مرنا اور قبض روح ہونا باقی ہے خدا جانے بعد اس کے رفع روحانی ہو یا نہ ہو جو اصل جھگڑے کی بات ہے ۔

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا نکلنا اپنے ہی دل سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعوی کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوۃ کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کرینگے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہیگا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہو گی تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جاوے - اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا - (باقی آئندہ)

---

* یہود حضرۃ مسیح کی غشی کی حالت سے بیخبر تھے یہ شبہ تھا جو انپر ڈالا گیا چونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ عیسیٰ صلیب سے مر گیا اس لئے وہ انکی رفع روحانی کے قائل نہ تھے اور ابتک قائل نہیں انکے مقابل پر تنقیح طلب صرف رفع روحانی ہے کیونکہ جسمانی رفع ان کے نزدیک مدار نجات نہیں منہ

مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مباحثہ پر مسیح موعود ربانی کا ریویو اور اپنی جماعت کے لئے ایک نصیحت

سلسلے کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۵ و ۶

ورنہ ایسے طور سے ان حدیثون کو معطل اور لغو قرار دیدین جن سے احادیث نبویہ بکلی ضائع ہو جائین ایسا ہی چاہئے کہ نہ تو ختم نبوت آنحضرت صلعم کا انکار کرین اور نہ ختم نبوۃ کے یہ معنے سمجھ لین جس سے اس امت پر مکالمات اور مخاطبات الہیہ کا دروازہ بند ہو جاوے اور یاد رہے کہ ہمارا یہ **ایمان** ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنون سے کوئی نبی نہین ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرۃ صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہین وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہین ہوگی مگر نبوۃ شریعت والی یا نبوۃ مستقلہ منقطع ہو چکی ہے **ولا سبیل الیہا الی یوم القیمۃ** ومن قال انی لست من امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعۃ او من دون الشریعۃ ولیس من الامۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل المنہمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتے مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ فرمایا ہے کہ آنحضرۃ صلعم خاتم الانبیاء ہین اسی جگہ یہ اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رو سے ان صلحاء کے حق مین **باپ** کے حکم مین ہین جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہے اور وحی الہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے جیسا کہ وہ جل شانہ قرآن مین فرماتا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے مردون سے کسی کا باپ نہین ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور خاتم الانبیاء ہے اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب مین استدراک کے لئے آتا ہے یعنی تدارک ما فات کے لئے سو اس آیت کے پہلے حصہ مین جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہین کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت مین ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت ان شانئک ہو الابتر مین ہے دور کیا جائے ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوۃ حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہین کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونون طور سے ابتر ٹھہرتے ہین نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے۔

اب جبکہ یہ بات طے پا چکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مستقلہ جو براہ راست ملتی ہے[*] اس کا دروازہ قیامت تک بند ہے اور جب تک کوئی امتی ہونے کی حقیقت اپنے اندر نہین رکھتا اور حضرت محمدیہ کی غلامی کی طرف منسوب نہین تب تک وہ کسی طور سے آنحضرت صلعم کے بعد ظاہر نہین ہو سکتا تو اس صورت مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے اتارنا اور پھر ان کی نسبت تجویز کرنا کہ وہ امتی ہین اور ان کی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ نبوۃ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہے کس قدر بناوٹ اور تکلف ہے جو شخص پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے اس کی نسبت یہ کہنا کیونکر صحیح ٹھہریگا کہ اس کی نبوۃ آنحضرت صلعم کے چراغ نبوت سے مستفاد ہے اور اگر اس کی نبوت چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاد نہین تو پھر وہ کن معنون سے امتی کہلائیگا اور ظاہر ہے کہ امت کے معنے کسی پر صادق نہین آسکتے جب تک ہر ایک کمال اس کا نبی متبوع کے ذریعہ سے اس کو حاصل نہ ہو پھر جو شخص اتنا بڑا کمال نبی کہلانے کا خود بخود رکھتا ہے وہ امتی کیونکر ہوا بلکہ وہ تو مستقل طور پر نبی ہوگا جس کیلئے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدم رکھنے کی جگہ نہین اور اگر کہو کہ پہلی نبوت اس کی جو براہ راست تھی دور کی جائیگی اور اب از سر نو باتباع نبوی نئی نبوت اس کو ملیگی جیسا کہ منشاء آیت کا ہے تو پھر اس صورت مین بھی یہی امت جو خیر الامم کہلاتی ہے حق رکھتی ہے کہ انہین سے کوئی فرد بوجہ اتباع نبوی اس مرتبہ ممکنہ کو پہنچ جائے اور حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتارنیکی کوئی ضرورت نہین کیونکہ اگر امتی کو بذریعہ انوار محمدی کمالات نبوۃ مل سکتے ہین تو اس صورت مین کسی کو آسمان سے اتارنا اصل حقدار کا حق ضائع کرنا ہے اور کون مانع ہے جو کسی امتی کو یہ فیض پہنچایا جائے تا نمونہ فیض محمدی کسی پر مشتبہ نہ ہو کیونکہ نبی کو نبی بنانا کیا معنی رکھتا ہے مثلاً ایک شخص سونا بنانیکا دعوی رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈالکر کہتا ہے کہ لو سونا ہو گیا اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیاگر ہے سو آنحضرت صلعم کے فیوض کا کمال تو اسمین تھا کہ امتی کو وہ درجہ ورزش اتباع سے پیدا ہو جائے ورنہ ایک نبی کو جو پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اس کو مرتبہ نبوت حاصل ہے وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے نہ خود بخود یہ کس قدر دروغ بیفروغ ہے بلکہ یہ دونون حقیقتین متناقض ہین کیونکہ حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو حاصل ہے اور پھر اگر حضرت عیسیٰ کو امتی بنایا جاوے جیسا کہ حدیث امامکم منکم سے مترشح ہے تو اس کے یہ معنی ہون گے کہ ہر ایک کمال ان کا نبوت محمدیہ سے مستفاض ہے اور ابھی ہم فرض کر چکے ہین کہ کمال نبوت ان کی کا چراغ نبوۃ محمدیہ سے مستفاض نہین ہے اور یہی اجتماع نقیضین ہے جو بالبداہت باطل ہے اور اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ امتی تو کہلائینگے مگر نبوت محمدیہ سے ان کو کچھ فیض حاصل نہ ہوگا تو اس صورت مین امتی ہونیکی حقیقت انکے نفس مین سے مفقود ہوگی کیونکہ ابھی ہم ذکر کر آئے ہین کہ امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہین کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہو جیسا کہ قرآن شریف مین جابجا اس کی تصریح موجود ہے اور جبکہ ایک امتی کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے کہ اپنے نبی متبوع سے یہ فیض حاصل کرے تو پھر ایک بناوٹ کی راہ اختیار کرنا اور اجتماع نقیضین جائز رکھنا کس قدر حمق ہے اور وہ شخص کیونکر امتی کہلا سکتا ہے جس کو کوئی کمال بذریعہ اتباع حاصل نہین۔ اس جگہ بعض نادانون کا یہ اعتراض بھی دفع ہو جاتا ہے کہ وحی الہی کے دعوی کو یہ امر مستلزم ہے کہ وہ وحی اپنی زبان مین ہو نہ عربی مین۔ کیونکہ اپنی مادری زبان اس شخص کے لئے لازم ہے جو مستقل طور پر بغیر استفادہ مشکوۃ نبوۃ محمدی کے دعوی نبوت کرتا ہے لیکن جو شخص بحیثیت ایک امتی ہونے کے فیض نبوۃ محمدیہ سے اکتساب انوار نبوت کرتا ہے وہ مکالمہ الہیہ مین اپنے متبوع کی زبان مین وحی پاتا ہے تا تابع اور متبوع مین ایک علامت ہو جو ان کے باہمی تعلق پر دلالت کرے افسوس حضرت عیسیٰ پر ہر ایک طور سے یہ لوگ ظلم کرتے ہین

---

[*] بعض نیم ملا میرے پر اعتراض کر کے کہتے ہین کہ ہمارے نبی صلعم نے ہمین یہ خوشخبری دے رکھی ہے کہ تم مین تیس دجال آئین گے اور ہر ایک انمین سے نبوت کا دعوی کریگا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اے نادانو! بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت مین تیس دجال ہی لکھے ہوئے تھے چودہوین صدی کا خمس بھی گذر نے پر ہے اور خلافت کے چاند نے اپنی کمال کی چودہ منزلین پوری کر لین جس کی طرف آیت والقمر قدرناہ منازل بھی اشارہ کرتی ہے اور دنیا ختم ہونے لگی مگر تم لوگون کے دجال ابھی ختم ہونے مین نہین آئے شاید تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہین گے۔ اے نادانو وہ دجال جو شیطان کہلاتا ہے وہ خود تمہارے اندر ہے۔ اس لئے تم وقت کو نہین پہچانتے آسمانی نشانون کو نہین دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس وہ جو میری طرح موسیٰ کے بعد چودھوین صدی مین ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی خبیث یہودیون نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابھت اللھم ارحم امۃ۔ منہ

اول بغیر تصفیہ اعتراض لعنت کے ان کے جسم کو آسمان پر چڑھاتے ہیں جس کا اصل اعتراض یہودیون کا ان کے سر پر قائم رہتا ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ قرآن میں ان کی موت کا کہین ذکر نہیں گویا اُن کی خدائی کے لئے ایک وجہ پیدا کرتے ہیں۔ تیسرے نامرادی کی حالت میں آسمان کی طرف ان کو کھینچتے ہیں جس نبی کے ابھی بارہ ان حواری بھی زمین پر موجود نہیں اور کار تبلیغ ناتمام ہے اس کو آسمان کی طرف پہنچانا اس کے لئے ایک دوزخ ہے کیونکہ روح اس کی تکمیل تبلیغ کو چاہتی ہے اور اُس کو برخلاف مرضی اس کے آسمان پر بٹھایا جاتا ہے مین اپنے نفس کی نسبت دیکھتا ہون کہ بغیر تکمیل اپنے کام کے اگر مین زندہ آسمان پر اُٹھایا جاؤن اور گو ساتوین آسمان تک پہنچایا جاؤن تو مین اس مین خوشی نہین ہون کیونکہ جب میرا کام ناقص ہا تو مجھے کیا خوشی ہو سکتی ہے ایسا ہی اُن کو بھی آسمان پر جانے سے کوئی خوشی نہین۔ مخفی طور پر ایک ہجرت تھی جسکو نادانون نے آسمان قرار دیدیا خدا ہدایت کرے۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔ المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء

مجمع تحقیق الادیان قادیان

آج ہم احمدیہ پبلک کو مذکورہ بالا مجمع (سوسائیٹی) سے انٹروڈیوس کرتے ہین جو کہ کچھ عرصہ سے چند ایک جوشیلے احمدیہ احباب کی تحریک سے قائم ہوا ہے اور اگر اس مجمع کو قیام اور استحکام حاصل ہو جاوے تو اس مین شک نہین کہ احمدیہ مشن کی یہ ایک بڑی ضروری شاخ ہے کہ جس کے ذریعہ سے امریکہ یورپ افریقہ ایشیا کے ہر ایک حصہ مین خدا تعالی کی پاک توحید کی خوب اشاعت اور تبلیغ ہو سکتی ہے جس کے لئے اس زمانہ مین خدا تعالی نے اپنے برگزیدہ **میرزا غلام احمد صاحب قادیانی** (علیہ الصلوة والسلام) کو مامور کیا ہے بیشتر اس کے کہ ہم اس مجمع پر کوئی اور ریمارک کرین یہ ضروری ہے کہ اس کے ابتدائی حالات سے احمدیہ پبلک کو مطلع کرلین۔ سو واضح ہو کہ اول اول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء نے تجویز کیا تہا کہ وہ ایک مجمع یعنی سوسائیٹی ایسی قائم کرین جس مین طلباء کو تقریرین کرنے لکچر دینے کا ڈہب اور اپنے خیالات کو پبلک کے آگے پیش کرنے کے آداب سکہائے جاوین اس مجمع کے پریزیڈنٹ جناب صاحبزادہ میان بشیر الدین **محمود احمد صاحب** منتخب ہوکر اس مجمع کا نام تشحیذ الاذہان قرار دیا جس کے معنے یہ ہین کہ ذہنون کو صاف کرنیوالا مجمع اس مجمع کے کچھ جلسے مدرسے مین ہوئے اور دسمبر ۱۹۰۱ء مین جبکہ احمدیہ احباب بڑے دن کی تعطیلون مین دارالامان مین آئے ہوئے تہے ایک بڑا جلسہ ہوا جس مین کل احباب کو مدعو کرکے اس مجمع تشحیذ الاذہان کے اغراض اور مقاصد کا بیان کیا گیا اور بعض تجاویز بھی پیش ہو کر پاس ہوئین جس سے بیرونجات کی احمدیہ ذریت اس مجمع کی ممبر ہو سکتی تھی۔ بعد ازان مدرسے کے اعلی منتظمان نے بعض مصالح کو مد نظر رکھکر اس مجمع کو صرف مدرسہ کے طلباء تک محدود کردیا اور اس امر کو مناسب نہ سمجہا کہ اس مین طلباء مدرسے کے سوا کوئی دوسرا ممبر ہو سکے۔ چونکہ اس جلسہ کے قیام سے بعض علمی مذاق کے نوجوانون کو ایک عمدہ موقعہ ملگیا تہا کہ وہ اپنے خیالات اور علوم سے ایکدوسرے کو فائدہ پہنچا سکین اور اب اس مین پابندی ہو جانے کی وجہ سے وہ شریک ہو سکتے تہے اس لئے اُن کے جوشون اور ولولون نے تقاضا کیا کہ وہ ایک اور ایسا مجمع قائم کرین جس مین ہر ایک احمدی بھائی شامل ہو سکے اور جہان اب اس وقت ہر ایک احمدی ممبر حتی الوسع اپنی اپنی جگہ اصلاح قوم اور تبلیغ اسلام وغیرہ دینی خدمات بجالانے کے واسطے متفرق طور پر الگ الگ کوشش کر رہا ہے وہ کوشش ایک مجموعی حالت مین ہوا کرے تا کہ اس کا اثر اور فائدہ بھی مجموعی طور پر بنی نوع انسان کو حاصل ہو سکے اوس وقت پھر اُن احباب نے ایک کمیٹی کی اور حضرة اقدس مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کی خدمت مین اپنے اغراض اور مقاصد کی التماس کرکے درخواست کی کہ اس مجمع کا نام تبرکاً حضور ہی تجویز فرماوین چنانچہ اس درخواست پر آپنے اسکا نام

تحقیق الادیان

قرار دیا جہان تک مجھے خیال ہے اس کا ایک افتتاحی جلسہ شاید مارچ ۱۹۰۲ء کے آخر مین مسجد اقصی مین ہوا تہا اور اس وقت اراکین مجمع نے حضرة مکرم مولانا حکیم نوردین صاحب سے درخواست کی تہی کہ وہ ایک افتتاحی تقریر اس کے اغراض اور مقاصد پر کرین اور نیز اس کے قیام اور استحکام کیلئے دعا بھی فرماوین مین بذات خود تو اوس مجمع مین شریک نہ تہا لیکن مفتی محمد صادق صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اس تقریر کا خلاصہ یہ تہا کہ تحقیق الادیان کے معنے یہ ہین کہ ہر ایک دین (مذہب) کی تحقیق کی جاوے یہ تحقیق کرنا ایک سرسری کام نہین اس کے لئے انسان کے خیالات اور حوصلہ مین بڑی وسعت اور استقلال کی ضرورت ہے کیونکہ دنیا کے مذاہب کے پرکھنے کیواسطے یہ امر لابد ہے کہ ان تمام زبانون کا علم حاصل کیا جاوے جن جن زبانون مین مختلف مذاہب دنیا کے ہین ان زبانون کی تحصیل کے بعد پہر مذہبی کتب اُن تمام مختلف مذاہب کی دیکہی جاوین اور پہر ان کے اصولون کا مقابلہ خدا کے سچے اور پاک مذہب اسلام سے کرکے دیکہا جاوے۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ مین نے بھی ایک دفعہ یہ کوشش کی تہی۔ چند ایک نوجوانون کو منتخب کرکے مختلف زبانون مثل عبرانی۔ فرنچ۔ جرمن وغیرہ کی تحصیل کیواسطے مقرر کیا تہا اور ان کے تمام اخراجات کا کفیل بھی ہوا تہا۔ چونکہ ارادہ الہی ۔۔۔ اُس وقت نہ تہا کہ یہ کام ہو اور اس زمانہ کے لئے یہ مقدر تہا اس لئے اس مین کامیابی نہ ہوئی۔ غرضیکہ اس کے بعد اس مجمع کے کچھ جلسے ہوئے مگر پہر بھی وہ غرض اور مقصد جس کے پورا کرنے کی کیفیت خود مجمع کے نام مین مرکوز ہے پورا نہ ہوا اور کچھ ایسی کاوٹین پیش آگئین کہ ایکدو جلسے ہوکر پہر آخیر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک اس مجمع کا صرف نام ہی نام تہا اور کوئی نتیجہ خیز جلسہ ہوتا تہا مگر تاہم اس کے سرگرم ممبر حتی الوسع اپنے فرائض کی بجاآوری سے غافل نہ رہے اور انہون نے اپنی ہمت مردانہ سے اس کا نام ایک ملکی رنگ مین ہندوستان اور کشمیر اور امریکا و یورپ اور افریقہ وغیرہ کے کل مشہور و معروف ممالک مین پہنچا کر اس کا تعارف عیسائی دنیا سے خصوصاً اور اہل اسلام سے عموماً کروا دیا اور یہ اسطرح سے ہوا کہ اس جلسہ مین ایک یہ تجویز بھی کی گئی تہی کہ احمدیہ مشن کے تبلیغ رسالون۔ اشتہارون اور ٹریکٹون کی اشاعت کے ذریعہ سے کی جاوے چنانچہ کچھ اشتہار اردو زبان مین میان عبداللہ صاحب کشمیری اور ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم تھرڈ ماسٹر تعلیم الاسلام قادیان نے بحیثیت تحقیق الادیان کے ایک ممبر ہونے کے مجمع کی طرف سے پنجاب اور کشمیر مین شایع کئے اور ایک انگریزی چٹھی ماسٹر مذکور نومسلم نے امریکہ یورپ اسٹریلیا وغیرہ کے بڑے بڑے ممالک مین روانہ کی جسکا ترجمہ انشاء اللہ کسی اگلے نمبر مین شائع کرینگے اس انگریزی چٹھی نے مسیحؑ کی قبر کی نسبت ایک خاص خیال عیسائی دنیا مین پیدا کر دیا کیونکہ ایک دفعہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب سے ایک اعلی عہدہ کے انگریز صاحب نے بذریعہ خط کے استفسار کیا تہا کہ تمہارا یہ مجمع تحقیق الادیان کیا ہے اور اس کے اغراض اور مقاصد کیا ہین ا ۔ ماہ نومبر ۱۹۰۲ء مین اس مجمع کے بعض ممبرون کو پہر تحریک ہوئی اور ان کی طبائع نے تقاضا کیا کہ اسے پہر از سر نو تازہ کیا جاوے اور جو امور اس کے اجرا کے مانع ہین اُنہین دور کیا جاوے چنانچہ ۔۔۔ پہر ایک افتتاحی جلسہ اس مجمع کا پیر سراج الحق صاحب سابق سکرٹری مجمع تحقیق الادیان کے مکان پر ہوا اور اس مجمع مین تجویز ہوئی کہ چار ممبر انتخاب کئے جاوین جو کہ اس مجمع کے اصول اور دیگر انتظامی امور پر قوانین وضع کرین وہ چار ممبر یہ تہے ماسٹر عبدالحق صاحب نومسلم۔ مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر انگلش سکول تعلیم الاسلام قادیان ماسٹر عبدالرحمن صاحب۔ اور محمد افضل ایڈیٹر البدر۔ اس منتظمہ کمیٹی کا انعقاد ریویو آف ریلیجنز کے دفتر مین بعد نماز عشا ہوا اور ممبرون کے اتفاق سے دو اصول پاس ہوئے جن پر کاربند ہونا اس مجمع کے ممبرون کا فرض منصبی قرار دیا گیا +

(باقی آئندہ)
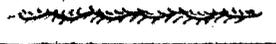
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدی قوم کو ضروری اطلاع

اعلان

چونکہ آج کل مرض طاعون ہر ایک جگہ بہت زور پر ہے اس لئے اگرچہ قادیان مین نسبتاً آرام ہے لیکن مناسب معلوم ہوتا ہے کہ برعایت اسباب بڑا مجمع جمع ہونے سے پرہیز کی جاوے اس لئے یہی قرین مصلحت معلوم ہوا کہ دسمبر کی تعطیلون مین جیسا کہ پہلے اکثر احباب قادیان مین جمع ہوجایا کرتے تھے اب کی دفعہ وہ اس اجتماع کو بلحاظ مذکورہ بالا ضرورت کے موقوف رکھین اور اپنی اپنی جگہ پر خدا سے دعا کرتے رہین کہ وہ اس خطرناک ابتلا سے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو بچاوے ۔

المشتہر

میرزا غلام احمد قادیانی

خبرین

۱۵ نومبر کو سینڈ برنگھم مین دو دیوانہ عورتین پکڑائی گئین جو کہتی تہین کہ وہ کوئن الگزنڈر کو تلاش کر رہی تہین ۔

ایک برلن کا نامہ نگار لکہتا ہے کہ سپنڈرن کے ریلوے سٹیشن سے ریل روانہ ہونے کو تہی کہ ایک لیڈی ماتمی لباس پہنے ہوئے اور نہایت غمگین شکل بنائے ہوئے زنانہ کمرہ مین داخل ہوئی جس مین دو لیڈیین آگے بیٹھی ہوئی تہین اتنے مین انجن نے سیٹی بجائی اور زنانہ کمرہ کا پھر دروازہ کہلا اور دو مرد داخل ہوگئے اور گاڑی چل پڑی ساتھ وہ دو لیڈیین جو پہلے کمرے مین بیٹھی ہوئی تہین ۔ بہت حیران ہوئین راستے مین ان دونو اجنبی مردون نے پہلی عورت کو کہا آگے اسٹیشن پر ایک مقدمہ مین تمہارے اظہار لینے ہین اترنا ہوگا ۔ لیکن تعجب کہ جونہی اگلا اسٹیشن آیا وہ عورت نکلکر بھاگی مگر ان دو مردون نے جہٹ اس کو پکڑ لیا اور پہلی دو لیڈیون کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تم بڑی خوش قسمت ہو جو ہم نے اس شخص کو پکڑا یہ بڑا مشہور قاتل ہے اور تم کو بھی دہوکا دینا چاہتا تھا

خبرین پہنچی ہین کہ پہلے جو کابل مین سخت سزائین دی جاتی تہین اور ذرہ سے شک پر باغیون کو مروا دیا جاتا تہا اب تقریباً بالکل نہین ۔

جب گذشتہ نومبر کو حضور ویسرائے دہلی تشریف لے گئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہان حضور ملکہ معظمہ کی یادگار مین ایک زنانہ ہسپتال جمعہ مسجد کے نزدیک وہین بنایا جاتا ہے ۔ آپنے حکم دیا کہ ہسپتال کسی اور جگہ بنایا جائے اور کوئی عمارت کسی خالی جگہ مین جو مسجد کی حد مین ہو نہ بنائی جاوے مسجد کے متعلق کوئی زمین خواہ کسی طرف ہو اس حکم مین شامل ہے ۔

جزیرہ ماریشس ۔ یہان بھی طاعون پھوٹ رہی ہے اور نہایت ترقی پر ہے لوگ گہبرائے ہوئے ہین ۔ اور سخت کوشش کرتے ہین کہ کسیطرح رک جائے ۔

ولایت مین تجربہ ہو رہا ہے کہ بیلون کے ذریعہ مسافت طے کی جائے آج کل تین تین چار چار گھنٹے متواتر ایک ہزار فیٹ کی اونچائی پر بیس میل فی گہنٹہ کی رفتار سے دو دو آدمی اکہٹے ایک بیلون کے ذریعہ سفر کرتے ہین ۔

۱۴ دسمبر کو دسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوڑا کی کچہری مین جارج ولیم ٹویل ایک انگریز انجینیر اپنی بی بی کو قتل کرنے کے جرم مین پیش ہوا مجرم بیان کرتا ہے کہ رات کے وقت کوئی نقدی کے معاملہ مین میان بی بی مین جہگڑا ہوا اور بی بی نے خاوند کے منہ پر ایک تہپڑ مارا ۔ اس پر صاحب بہادر نے استرے سے اس کا گلا کاٹ دیا ۔ گو پیچھے پچہتائے مگر کیا بنتا تہا ۔

جو خبرین ہمین متواتر ہندوستان سے پہنچی ہین اگر کسی قدر قابل اعتبار ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پھر افغانستان مین ویسا ہی جنگ ہونیوالا ہے جو پہلے افغانستان اور زولولینڈ مین ہوچکا ہے ۔ اب ان لوگون کی نظرین جو ابھی جنوبی افریقہ سے واپس آئے افغانستان پر لگ گئی ہین اور دیوانہ ملا کی لڑائی بالکل بہول رہی ہے موجودہ واقعات سے بعض اخبارات کو بالکل خبر نہین ہے کہ اس مین اس کی سازش ہے ۔ اور وزیریون کی لڑائی کا حوالہ دیکر گورنمنٹ کی توجہ کابل کے معاملات کی طرف منعطف کرنا چاہتے ہین بیشک یہ امر قابل لحاظ ہے کہ کابل کے متعلق ایک سال قبل اور اب کے حالات مین بہت کچھ انقلاب آگیا ہے پارلیمنٹ مین بھی افغانستان کے متعلق بہت کچھ بحث ہو رہی ہے اور

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل اعلان کو اپنے اخبار مین درج فرماکر مشکور فرماوین ۔ شیر علی ۔ ۱۱ ۔ دسمبر ۱۹۰۲ء

اعلان

انجمن اشاعت اسلام کے عہدہ دارون مین کچھ تغیر تبدل کیا گیا ہے ۔ آئندہ خیراتی یا تجارتی حصص وغیرہ کا روپیہ مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سکرٹری کے پاس آنا چاہیئے ۔

شیر علی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن

اشاعت اسلام قادیان

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر

السلام وعلیکم ورحمتہ وبرکاتہ

اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۲ء مین ایک تحریک کی گئی تہی کہ جس صاحب کی تنخواہ مین ترقی ہو وہ اپنی پہلی ترقی کا روپیہ میگزین کے خیراتی فنڈ کے لئے بہیجکر ثواب حاصل کرین اس تحریک کے مطابق دو صاحبون نے ترقی ہونے پر اپنے پہلے اضافہ کی رقم بہیجکر میگزین کی اعانت کی ہے ۔ اول منشی نعمت علی خان صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ پشاور جنہون نے سب سے اول اس نیک کام مین نمونہ بنایا ہے اور اب تک للہ ۵؎ روپیہ دے چکے ہین (دوم) شیخ احمد اللہ صاحب کلرک پلٹن ۲۶ سیالکوٹ جنہون نے ابھی مبلغ ۵؎ روپے اس تحریک کے مطابق ارسال کئے ہین ۔ خدا تعالیٰ ان ہر دو صاحبان کو جزائے خیر دے اور دوسرے صاحبون کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

شیر علی

اسسٹنٹ سکرٹری انجمن

اشاعت اسلام قادیان دار الامان

مطبع مصدیق قادیان دار الامان مین باہتمام شیخ فیض علی صابر احمدی چہپکر شائع ہوا